



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 7-26/AIMS
December 19, 2026

فکر و نظر

خوابِ ناتمام ہے — جماعتِ اسلامی اور تحریکِ انصاف کے درمیان فکری و عملی تضادات کی
ناقابلِ مصالحت دیوار

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Pakistan politics, PTI, Jamaat-e-Islami, political alliance, Islamic democracy

Keywords: ethical governance, ideological conflict, institutional influence,

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

دو ایسی جماعتیں ہیں جو بظاہر کرپشن سے پاک حکومت، (PTI) اور پاکستان تحریکِ انصاف (JI) پاکستان کے سیاسی منظر نامے میں جماعتِ اسلامی عدل و انصاف پر مبنی نظام، اور ایک اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کا نعرہ لگاتی ہیں، مگر ان کے نظریاتی ڈھانچے، تنظیمی رویے، اور سیاسی ترجیحات ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہیں۔ یہی تضادات ان کے مملکت اتحاد کو ایک غیر حقیقی اور خیالی تصور بنادیتے ہیں۔

میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جماعت اسلامی کی بنیاد ایک فکری، انقلابی اور نظریاتی تحریک کے طور پر رکھی۔ اس تحریک کی اساس قرآن و سنت 1941 کی تعبیر کو ریاستی نظم کا محور قرار دینا تھا۔ جماعت کا فکری و تنظیمی ڈھانچہ تدریجی اصلاح، شورائی قیادت، اور فکری استقامت پر قائم ہے۔

میں عمران خان کی قیادت میں تحریک انصاف ایک عوامی احتجاجی تحریک کے طور پر ابھری، جس کا انحصار شخصی قیادت اور عوامی 1996 اس کے برعکس، دونوں جماعتوں کے درمیان ایک — یعنی نظریاتی تحریک، بمقابلہ شخصی مقبولیت کی سیاست — تاثر پر تھا، نہ کہ کسی منظم فکری نظام پر۔ یہی تضاد ناقابل عبور فکری فاصلہ پیدا کرتا ہے۔

جماعت اسلامی شریعت کے اجتماعی نفاذ، اجتہادی قانون سازی اور علمی روایت پر یقین رکھتی ہے۔ اس کی فکری وابستگی دیوبندی اور سلفی مکتب فکر سے کو ایک سیاسی علامت کے طور پر استعمال کیا، مگر اس کی عملی ”ریاست مدینہ“ قریب ہے۔ اس کے برعکس، تحریک انصاف نے مذہبی نعروں، بالخصوص تعبیر کبھی واضح نہ ہو سکی۔ جماعت کے نزدیک یہ طرز سیاست اسلامی نظریات کے سیاسی استحصال کے مترادف ہے، جب کہ پی ٹی آئی کے کارکن اسے عوامی روح کی علامت سمجھتے ہیں۔ یہی فکری تضاد دونوں جماعتوں کے درمیان مذہب کے سیاسی کردار پر اختلاف کو جنم دیتا ہے۔

جماعت اسلامی کا تنظیمی ڈھانچہ ایک مرکزی شوری، ضلعی مجالس، اور امیر کے تحت منظم نظم و ضبط پر مبنی ہے۔ اس کے برعکس، تحریک انصاف کی ساری کی ایک ”جمہوری آمریت“، تنظیم عمران خان کی شخصیت کے گرد گھومتی ہے، جہاں فیصلہ سازی کا مرکز فرد واحد ہے۔ یہ طرز عمل جماعت کے نزدیک مثال ہے، جس میں مشاورت کو ذاتی خواہشات پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ یہی فرق سیاسی اعتماد کو ختم کر دیتا ہے۔

تک خیر پختہ نخواستہ میں جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کا حکومتی اشتراک ایک عملی تجربہ تھا، جو ناکام ثابت ہوا۔ جماعت اسلامی 2018 سے 2013 کے وزراء نے ترقیاتی فنڈز، بلدیاتی اصلاحات، اور احتساب کمیشن کے معاملات پر پی ٹی آئی حکومت سے مسلسل اختلاف کیا۔ امیر جماعت سران الحق اور صوبائی رہنما عنایت اللہ خان نے کئی بار وزیر اعلیٰ محمود خان اور عمران خان کی پالیسیوں پر تحفظات کا اظہار کیا۔ یہ تجربہ جماعت کے لیے ایک سبق بن گیا کہ پی ٹی آئی کے ساتھ اقتدار میں شمولیت دراصل سیاسی استحصال ہے، نہ کہ نظریاتی اشتراک۔

جماعت اسلامی اپنی سیاست میں شائستگی، استدلال، اور اخلاقی وقار کو ترجیح دیتی ہے۔ اس کے برعکس، تحریک انصاف کا بیانیہ محاذ آرائی، نعروں، اور میڈیا جارحیت پر مبنی ہے۔ جماعت کے رہنما لیاقت بلوچ، فرید پرچہ، اور میاں اسلم ہمیشہ محتاط لب و لہجہ اپناتے ہیں، جب کہ پی ٹی آئی کے رہنما شہباز گل، فیاض الحسن چوہان، اور مراد سعید سخت زبان اور ذاتی حملوں سے مقبولیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ رویہ جماعت اسلامی کے نزدیک سیاسی اخلاقیات کی صریح خلاف ورزی ہے۔

جماعت اسلامی ہمیشہ سے امت مسلمہ کی وحدت، فلسطین و کشمیر کی آزادی، اور مغرب مخالف خود مختاری کے بیانیے پر قائم رہی ہے۔ دوسری جانب، پی ٹی کانفرہ لگا کر امریکہ پر تنقید کی، ”Absolutely Not“ عمران خان نے ایک طرف — آئی کی خارجہ پالیسی قومی مفاد کے لچکدار تصور پر مبنی تھی

مگر دوسری طرف روس اور چین کے ساتھ تعلقات میں کوئی حقیقی پیش رفت نہ ہو سکی۔ مزید یہ کہ فوجی اداروں سے تحریک انصاف کے تصادم کے بعد جماعت اسلامی کسی ایسی جماعت کے قریب جانے سے گریزاں ہے جو ریاستی محاذ آرائی کی علامت بن چکی ہو۔

کو ایک جذباتی نعرہ ”تبدیلی“ جماعت اسلامی کے نزدیک تبدیلی تعلیم، شعور، اور ادارہ جاتی اصلاحات کے ذریعے آتی ہے۔ جب کہ تحریک انصاف نے در آمد شدہ — کے بعد کے بیانات 2022 کے طور پر استعمال کیا، جس کے پیچھے کوئی فکری یا ادارہ جاتی خاکہ موجود نہیں تھا۔ عمران خان کے نے تحریک کو ایک جذباتی انتقام کی سیاست میں بدل دیا۔ جماعت کے نزدیک ایسی مہمات — ”ریاست کے خلاف سازش“ اور ”حکومت نامنظور ریاستی استحکام کے لیے خطرناک ہیں۔

جماعت اسلامی کی جڑیں کراچی، چترال، دیر، بونیر، نوشہرہ، اور بلوچستان میں مضبوط ہیں، اور اس کا ووٹ بینک مذہبی اور متوسط طبقے پر مشتمل ہے۔ تحریک انصاف کو پنجاب، اسلام آباد، مردان، پشاور، اور سوات کے شہری نوجوانوں میں پذیرائی حاصل ہے۔ چونکہ دونوں جماعتیں ایک ہی سماجی طبقے کے ووٹ بینک کو اپنی جانب راغب کرنا چاہتی ہیں، اس لیے انتخابی میدان میں ان کا اتحاد دراصل سیاسی خود کشی کے مترادف ہوگا۔

مجموعی طور پر، جماعت اسلامی ایک فقہی نظم، فکری گہرائی، اور تنظیمی شفافیت کی نمائندہ ہے، جب کہ تحریک انصاف ایک شخصی، جذباتی، اور عوامی تحریک کا استعارہ ہے۔ دونوں جماعتوں کے درمیان نظریاتی فکر، قیادت کے انداز، مذہبی تعبیر، خارجہ موقف، اور سیاسی حکمت عملی میں ایسے بنیادی تضادات مگر نظریاتی ہم آہنگی ایک ایسا — ہیں جو کسی پائیدار یا نظریاتی اتحاد کو ناممکن بناتے ہیں۔ ان کا تعاون صرف وقتی سیاسی ضرورت تک محدود رہ سکتا ہے خواب ہے جو کبھی حقیقت نہیں بن سکتا۔

Reference:

- Fair, C. C. (2014). *Fighting to the end: The Pakistan Army's way of war*. Oxford University Press. <https://global.oup.com>
- Haqqani, H. (2005). *Pakistan: Between mosque and military*. Carnegie Endowment for International Peace. <https://carnegieendowment.org>
- Jalal, A. (2014). *The struggle for Pakistan: A Muslim homeland and global politics*. Harvard University Press. <https://www.hup.harvard.edu>
- Nasr, S. V. R. (1994). *The vanguard of the Islamic revolution: The Jamaat-e-Islami of Pakistan*. University of California Press. <https://www.ucpress.edu>
- Rizvi, H. A. (2019). Civil–military relations in Pakistan: A critical overview. *Journal of Strategic Studies*, 42(3–4), 1–20. <https://doi.org/10.1080/01402390.2018.1559194>
- Siddiqi, A. (2007). *Military Inc.: Inside Pakistan's military economy*. Pluto Press. <https://www.plutobooks.com>
- Shah, A. (2017). *The army and democracy: Military politics in Pakistan*. Harvard University Press. <https://www.hup.harvard.edu>

- Waseem, M. (2012). *Politics and the state in Pakistan*. Islamabad Policy Research Institute. <https://ipripak.org>
- Akhtar, S. (2018). Populism and political leadership in Pakistan: The case of Imran Khan. *South Asian Studies*, 33(1), 1–15. <https://journals.pu.edu.pk/home/journal/6>
- International Crisis Group. (2022). *Pakistan's political polarization and institutional crisis*. <https://www.crisisgroup.org>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزون اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed. License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).